

لیکن وہ کون ہے ؟ ظاہر ہے کہ یہاں اشارہ محبوب حقیقی کی طرف ہے۔

۲۔ **شرح :** سرکشی کا غرور عاجزی کی صورت بھی اختیار کر لیتا

ہے۔ جب وہ پلٹتا ہے تو نقش قدم کی طرح زمین پر گر جاتا ہے۔

۳۔ **لغات :** خانہ ویراں سازی : گھر برباد کر دینا۔

شرح : عشق بھی ظلم و ستم میں کسی سے کم نہیں۔ اس کی کیفیت

کچھ نہ پوچھیے۔ اس نے ہزاروں گھر ویراں کر ڈالے۔ حد یہ کہ نامرادوں کی قسمت کا خط بھی بالکل سادہ ہے، یعنی اس میں کوئی رنگ، کوئی دلکشی اور کوئی جاذبیت نہیں۔

۴۔ **شرح :** فصل بہار کا آنا بجائے خود عیش و مستی کا پیغام ہے۔

بہار کی آمد پر دنیا میں جہاں کوئی سیل بہتا نظر آئے گا، سمجھ لینا چاہیے کہ وہ

شراب کی لہر ہے۔ یعنی بہار ذرے ذرے میں نشاط و سرخوشی پیدا کر دیتی ہے،

یہاں تک کہ سیل بھی، جو بربادی کا ایک عامل ہے، شراب بن جاتا ہے۔

۵۔ **شرح :** اے اسد ! زندگی فنا کے رستے پر مسافر کی

طرح چلی جا رہی ہے اور انسان جو سانس لیتا ہے، وہ ہستی سے عدم تک

ایک راستہ ہے۔

ہر سانس کو عدم کی طرف راستہ قرار دینا اس اعتبار سے صحیح ہے

کہ اسی طرح سانس لیتا ہوا انسان فنا کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے، یہاں تک

کہ سانس ختم ہونے ہی آخری منزل آ جاتی ہے۔



۱۔ **شرح :** اس جو روح جفا پر بھی، بدظن نہیں ہم تجھ سے

کیا طرفہ تمنا ہے، امیدِ کرم تجھ سے

امیدِ نوازش میں، کیوں جیتے ہیں ہم آخر

سہتے ہی نہیں کوئی جب دردِ عالم تجھ سے

ہم پر انتہائی جو دردِ ظلم

ہو رہے ہیں، لیکن

تیرے متعلق دل میں

کوئی برا گمان پیدا نہیں